قومی اسمبلی میں شیخ الحدیث مولانا عبد الحق قدس سرہ العزیز کا ایک عظیم اور تاریخی کارنامہ

مُسلمان کی متفقہ تعریف

یہ تقریر شیخ الحدیث مولانا عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۷ اپریل ۱۹۷۲ء کو ۴ بجے شام قومی اسمبلی کے اجلاس میں فرمائی اور ایڈیٹر "الحق" نے قلمبند کی۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم:

ذمہ داریاں:۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان پر دو قسم کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ مالک الملک ہمیں اقتدار کی کرسی پر بٹھا کر جانچنا چاہتا ہے کہ میرے یہ بندے جنہیں ڈیڑھ سو سال کی غلامی کے بعد نجات دی ہے آزادی ایسی نعمت عظمیٰ کے بعد بھی ان کا سلوک، ان کا طریقہ عبادت اور ان کا شکر میرے کرم کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور دوسری ذمہ داری مخلوق خدا کی طرف سے ہے۔ کیوں کہ ہم نے مظلوموں اور حق تلفیوں کا شکار ہونے والے لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم اسے کس طرح پورا کرتے ہیں۔

اور ان ذمہ داریوں

کی تکمیل کے لئے کیا کچھ کرتے ہیں۔

اللہ کی حاکمیت:۔

اللہ تعالیٰ اور اس کی حاکم اعلیٰ ماننا ہی ہمارا ایمان ہے۔ کیوں کہ اِنِ الحکم الا للہ۔ حکومت اور حاکمیت صرف اللہ جل مجدہٗ کی ہے اور ہم لوگ کیا بلکہ روئے زمین کے تمام لوگ بالخصوص مسلمان۔ ان سب کی حیثیت تنفیذ احکام کرنے والوں کی ہے اللہ تعالیٰ کے احکام اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی فرمودہ تشریحات کی تنفیذ ہمارا فرض ہے۔

مسلمان کی تعریف:۔

کل لفظ "مسلمان" پر لے دے ہوئی تھی۔ ایک مطالبہ یہ بھی ہوا تھا کہ اگر ہم مسلم ہیں تو مسلم کی تعریف کیا ہے؟ اور یہاں تک کہا گیا کہ اس کی تعریف پر اتفاق نہیں ہو سکتا اس لیے دستور میں اس کی تعریف شامل نہیں کی جا سکتی۔

تو گزارش ہے کہ مسلم ایک ایسا لفظ تو نہیں ہے کہ جس کا کوئی مفہوم ہی نہ ہو اور مہمل ہو۔ اگر ایسا ہوا تو گویا دنیا کے اسی کروڑ مسلمان ایک مہمل لفظ کے مصداق ہوں گے (اور یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے) اور یہ کہنا کہ اس کی تفسیر اور تعریف میں اختلاف ہے۔ تو یہ ایک مغالطہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کی تعریف میں اختلاف کوئی نہیں۔ ایمان اور اسلام کا مفہوم سب کو معلوم ہے۔ عربی میں اسلام اور ایمان کی تعریف یہ ہے کہ:۔

التصدیق بجمیع ماجاء بہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم۔

اردو میں مسلمان کی تعریف یہ ہے کہ وہ شخص جو وحدانیت پر یقین رکھتا ہو اور کتاب و سنت، یعنی قرآن مجید، احادیث اور ضروریات دین کی تصدیق کرتا ہو، پیغمبر کے تمام مجیبات پر یقین رکھتا ہو اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہو بایں معنی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو نہ بروزی نہ ظلی نہ تبعی نہ مستقل کسی قسم کی نبوت نہیں مل سکتی۔

جس طرح دنیا میں آخری اور سب سے کامل روشنی آفتاب کی ہے۔ اس کے اوپر کوئی روشنی مادیات میں نہیں۔ نہ اس کے بعد کسی روشنی کی ضرورت ہے اسی طرح نبوت کے سلسلہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درجہ کمال تک پہنچایا۔ نبی کریم نے فرمایا

"انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"

میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کالشمس فی نصف النہار ہیں ان کے بعد کسی کو نبوت نہیں ملے گی اور اس کے بعد کتاب و سنت اور ضروریاتِ دین کا وہی مفہوم ہوگا جس پر خیر القرون کا اتفاق رہا۔ یعنی اب کوئی شخص صلوٰۃ و زکوٰۃ کا معنی اپنی طرف سے نہیں کر سکتا۔ نبی کریمؐ، صحابہ کرامؓ اور تابعین کے دور میں جو مفہوم تھا۔ ان تمام مفاہیم کو اسی طریق پر مانے۔ یہ ہے مسلمان۔

خلاصۂ کلام یہ کہ مسلمان وہ ہے جو ضروریات دین پر یقین رکھتا ہو اور محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہو۔ پہلے سے جن نفوس قدسیہ

(باقی ص ۵۶۶ پر)